جس کتاب پر انجمن کی مہر اور سکرٹری کے دستخط نہ ہوں وہ کتاب مسروقہ سمجھی جائے

حصہ اوّل

اصلاح زبان اردو

مصنفہ

محقق کامل فن شاعر شیریں سخن منبع فصاحت و بلاغت ہما غالب
وجرات جناب مولانا مولوی منشی خواجہ محمد عبدالرؤف صاحب عشرت لکھنوی
پریسیڈنٹ انجمن چشمۂ سخن بدرہ ضلع گیا و سکرٹری انجمن اصلاح سخن لکھنؤ دام ظلہم

جس کو بعد حصول حق تصنیف
انجمن چشمۂ سخن بدرہ ضلع گیا نے
(در مطبع آریہ سٹیم پریس لاہور باہتمام نند لعل پرنٹر چھپوایا)

اور جناب منشی جگیشر پرشاد صاحب خلش سکرٹری انجمن چشمۂ سخن بدرہ ضلع گیا نے
دفتر انجمن چشمۂ سخن بدرہ ضلع گیا سے شائع کیا

بار اوّل — ۱۹۱۵ء — قیمت فی جلد [illegible]

مختصر فہرست کتبخانہ حافظ محمد عبد الاحد مشفق تاجر کتب چوک بازار گیا

بہت پیارے ناظرین۔ آپ کی قدردانی و فضل خدا سے یہ دکان صد سے جاری ہے اور نہایت یافت داری سے اس کام کو انجام دیتے ہی ہیں آپ کے واسطے ہر علوم و فنون عربی۔ فارسی۔ اردو کی کتابیں اس وقت موجود رہتی ہیں عند الطلب فوراً کتب کافی سے ارزاں نہ کی جاتی ہیں۔ ایک مرتبہ کی آزمایش سے کل کیفیت ناظرین اظہر من الشمس ہو جاتی ہے پس آپ بھی آزمایش کر لیں اور مجھ سے کتابیں لیکر نفع اٹھائیں۔ تاجروں کو بہ نرخ تاجرانہ دیجاتی ہیں

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
دیوان داغ	عہ	دیوان اکبر	۴ ر	دیوان بسم اللہ	۶ ر	دیوان حسرت	۶ ر	سخن داغ	۲ ر
یادگار داغ	۱۲ ار	کلیات امیر	۴ عہ	دیوان بہار خلد	۵ ر	دیوان ناسخ	عہ	زبان داغ	۱ ر
آفتاب داغ	۱۲ ار	کلیات آتش	عہ	دیوان جوہر	۴ ر	دیوان رند	عہ	زبان امیر	۱ ر
مجمع الاشعار	۴ ر	کلیات غالب	عہ	دیوان شاذ	۶ ر	دیوان گویا	عہ	کسلولی قوالی	۶ ر
گلزار خلیل	۱۲ ار	دیوان غالب	۳ ر	دیوان سنگن	۲ ر	دیوان عاشق	عہ	مجموعہ قوالی	۴ ر
مرۃ الغیب	۱۲ ار	دیوان ذوق	۴ ر	دیوان وزیر	۱۲ ار	دیوان فخر اکبر	عہ	قصہ اگر گل	۳ ر
دیوان نسیم	۴ ر	کلیات تراب	عہ	دیوان شاکن	۴ ر	دیوان ظفر	۶ ر	فسانہ شیریں	۸ ر
دیوان اسد	۸ ر	کلیات قلق	۴ عہ	دیوان نیاز	۳ ر	دیوان مخفی	۴ ر	غیاث اللغات	۴ عہ
دیوان آغا	۴ ر	کلیات افضل	۸ ر	دیوان عالم	۴ ر	دیوان ہلالی	۴ ر	فرہنگ غنی	۱۰ ر
دیوان محبت	۱۰ ر	کلیات مومن	۱۲ ار	دیوان حالی	۸ ر	دیوان واقف	۱۲ ار	فرہنگ گلستاں	۱ ر
کلیات صبا	۶ ر	کلیات سودا	عہ	دیوان غنی	۲ ر	کلیات تسلیم	۱۲ ار	فرہنگ بوستاں	۱ ر
دیوان شہیدی	۳ ر	کلیات میر تنقیحے	۱ عہ	دیوان ناصر علی	۵ ر	دیوان درد	۸ ر	طب اکبر	۴ عہ
دیوان تجویر	۳ ر	کلیات نظیری	۲ عہ	دیوان فراق	۵ ر	مثنوی شہید	۴ ر	مخزن المفردات	عہ
ریاض لطافت	عہ	کلیات نظیر	۸ ر	دیوان لطف	۳ ر	شبیریا		علاج مویشی	۴ ر
نثر راز	۱۴	گلزار داغ	عکر	دیوان حافظ	عہ	درد فراق	۱ ر	اصلاح زبان	
اعجاز عشق	۵ ر	دیوان جلالی	۶ ر	دیوان بیکل	۸ ر	بہار داغ	۲ ر	اردو	۴ ر

المشتہر حافظ محمد عبد الاحد مشفق تاجر کتب چوک بازار گیا

اصلاح زبان اردو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا کی حمد زبان و بیان سے باہر ہے۔ رسول اکرمؐ کی نعت حد امکان سے زیادہ آل و اصحاب کی منقبت ادراک سے سوا۔ اردو زبان کی تحفظ اور وسعت کے خیال سے لکھنؤ میں انجمن اصلاح سخن (جس کی مستند شاخ انجمن چشمۂ ندرہ ضلع گیا ہے) کی بنیاد ڈالی۔ میں اپنے کار منصبی کو کارروائی انجمن کے نام سے رسالہ نگارین میں انجام دیتا آیا۔ اسی خدمت کے سلسلے میں یہ ایک کتاب اصلاح زبان اردو کے نام سے لکھی جس کا سبب تالیف یہ ہے۔ کہ ہماری مادری زبان اردو کی بعینہٖ وہی حالت ہے جو تمام فردہ زبانوں کی ہوتی ہے۔ فارسی کا قدم ہندوستان میں چار سو برس ہوئے آیا تھا۔ اس کے کچھ نشان باقی رہ گئے ہیں۔ ہندوستان کے تمام شعرا قدما عجم کی تقلید میں فارسی لکھتے ہیں۔ حالانکہ ایران کی خاص زبان اب ایک دوسری زبان ہو گئی ہے۔ جس کا سمجھنا ہندوستانیوں کے لئے مشکل ہے اسی طرح اردو میں بہت کچھ ضعف آ گیا۔ اس کا دائرہ ابھی صرف ہندوستان تک محدود ہے اور وہ بھی اس کمزوری کے ساتھ کہ اردو کے مستند شہروں کی زبان میں تغیر عظیم واقع ہو گیا مگر ہندوستان کے رہنے والوں کو مطلق اس کی خبر نہیں ۔

نثر سے درگذر کیجئے نظم کا سلسلہ ایک ایسی چیز ہے جس سے روزمرہ کے محاورے اصطلاحات کا پتہ چلتا ہے۔ لیکن غریب اردو سو برس سے قریب قریب اپنا پرانا لباس پہنے ہوئے ہے۔ اور اسی گدڑی میں خوش ہے۔ جو اسے عروج کے زمانہ میں ناسخؔ و آتشؔ و مومنؔ ۔ غالبؔ و ذوقؔ نے پہنایا تھا۔ اور تمام ہندوستان کے شاعر اسی زبان کی تقلید کرتے ہیں۔ اور اسی شاہراہ پر چلتے ہیں جو انہیں سفیران سخن بنا گئے تھے۔ دور ناسخ کے بعد اس ساٹھ ستر برس میں کوئی ذریعہ

اس امر کے معلوم کرنے کا ہمارے پاس نہیں ہے کہ زبان میں کیا کیا انقلاب ہوا۔ کس قدر محاورے ترک ہوئے۔ کون کون الفاظ فصحا نے چھوڑ دیئے۔ متروک الفاظ کے بدلے کون کون لفظ قائم کئے گئے۔ اردو زبان کی وسعت اور تحفظ کے لئے یہ لازمی ہے۔ کہ مرحوم الفاظ اور محاوروں کا فاتحہ خیر پڑھا جائے۔ اور نئے مہمانوں کا خیر مقدم کیا جائے۔ جن سے ہم کو آئندہ سابقہ پڑیگا۔ دُنیا میں جس طرح ہر جاندار کے لئے زندگی اور موت کا جھگڑا لگا ہوا ہے اسی طرح اس کشمکش میں بعض بیجان مگر معنوی روح رکھنے والے بھی مُبتلا ہیں . . . ہر زبان میں عہد بعہد نئے نئے الفاظ پیدا ہوتے ہیں۔ اور دیر پا رواج پانے کے بعد نیست و نابود ہو جاتے ہیں۔ اور یہی اُن کی موت ہے آج۔ تیں۔ جگ۔ نت۔ ٹک۔ تیتی وغیرہ بے شمار اور پُر لطف لفظوں کو زبان کی ٹکسال سے خارج ہوئے ایک زمانہ دراز ہو گیا۔ اب کوئی ان کا نام بھی نہیں لیتا۔ بعض الفاظ پیدا ہوتے ہی مٹ جاتے ہیں اور بعض دیر تک قائم رہتے ہیں شعرا کے دیوان ان کے فوتی اور پیدائش کے روزنامچے ہیں۔ اور یہ دستور زبان کے استحکام کے لئے مفید اور ضروری ہے۔ ابتدا میں جب اردو کی بُنیاد پڑی۔ تو ان نوزائیدہ بچوں (الفاظ) کی زندگی دیرپا ہوتی تھی۔ لیکن جتنا زمانہ ترقی کرتا گیا انسانی زندگی کی طرح ان کی زندگی کی بھی میعاد کم ہوتی گئی۔ اب تو سو دو سو برس تک آدمی کا زندہ رہنا مشکل ہے تو الفاظ اتنی عمر کہاں پا سکتے ہیں . . . . بقول آزاد مرحوم کہ زبان کے عہد ناسخ تک پانچ دور ہوئے اور ہر دور میں زبان بدلتی رہی۔ ابتدا میں اردو شعرا کی قدر دانی سے ان کی ہمتیں تازہ جاتی تھیں اور وہ اصلاح زبان کی کوشش کو اپنا فرض سمجھتے تھے۔ حاتم نے اپنے دیوان کے دیباچہ میں متروکات کو بالتصریح لکھ کر اس کا رستہ کھول دیا۔ ناسخ نے متروکات کے ساتھ محاورے اور اصطلاحیں بندشیں غیر فصیح اور ثقیل الفاظ اپنے کلام سے دور کر کے تمام ہندوستان پر احسان کیا۔ اس وقت میں اُن کی زبان ایک دوسری زبان ہو گئی تھی۔ اور لوگ آنکھ بند کر کے ان کے بنائے ہوئے راستہ پر چل رہے تھے۔

زمانہ نے دوسری کروٹ بدلی اور امیر۔ داغ۔ جلال کے نام کا سکہ ممالک سخن میں جاری ہؤا۔ یہ سب شہنشاہ سخن انہیں گذشتہ اُستادوں کے بنائے ہوئے قوانین پر تھوڑی سی ترمیم اور تنسیخ کے بعد حکمرانی کرتے رہے۔ مگر اس فن کی مستقل کتابیں ہونے سے

عام طور پر تمام ہندوستان کے سخنوران کامل اپنے اپنے اقتدار سے انہیں حضرات کے دائرہ تقلید میں رہے۔ لیکن اس ایک صدی میں بہت سے محاورے بہت سے الفاظ ٹکسال سے باہر ہو گئے۔ خاص خاص حضرات نے جن مردہ الفاظ کو چھوڑ دیا۔ ان کا کسی کتاب میں ذکر نہیں ہے۔ متروکات کا ذکر بعض بعض حضرات نے کیا۔ مگر زبان اور محاورے اور جملے کے ردوبدل کی صراحت نہ ہوئی۔ یہ معلوم کرنا مشکل تھا۔ کہ کون کون سے الفاظ زبان کے دربار سے نکال دیئے گئے۔ اس کی ضرورت نہ صرف شعرا کو تھی۔ بلکہ نثر کے انشاپرداز اس کے ادراک میں سب سے زیادہ مستحق تھے۔ اس تالیف سے دو مقصد ہیں۔ ایک تو عہد ناسخ سے آج تک کی اصلاح سخن متروکات کا سدباب غیر فصیح الفاظ کا انسداد و فصیح الفاظ کا رواج دوسرے محاورات اور اصطلاحات کے صحیح استعمال کا فیصلہ زبان کی اندرونی خرابی کی ترمیم جس سے آیندہ اردو پر خراب اثر نہ پڑے۔ اور یہ دونوں باتیں اردو کے قیام کے لئے ضروری ہیں۔ بدقسمتی سے اردو کے طرفداروں کے دو گروہ ہو گئے ہیں۔ جس طرح ہندوستان کے تمام کام اس نفاق کے ہاتھوں برباد ہو رہے ہیں۔ اسی طرح اس مایہ ترندگی مادری زبان بھی اس اختلاف مزاجی سے نشیب و فراز کا منہ دیکھ رہی ہے۔ ہماری طبیعتوں میں اس قدر اختلاف واقع ہوا ہے۔ کہ ہم کو مل کر کام کرنے کی عادت نہیں رہی۔ ایک فریق اس بات کا مدعی ہے۔ کہ زبان اس وقت ترقی کر سکتی ہے جب اس کی شاہراہ میں کسی قدر کنکر پتھر ڈالے جائیں۔ وہ آزادی کے ساتھ ترقی کرے۔ اس میں تذکیر تانیث۔ فصیح غیر فصیح غلط اور صحیح تفضیل اور غیر تفضیل کا جھگڑا نہ پیدا کیا جائے۔ تاکہ وہ دوسری زبانوں کو اپنے ساتھ آسانی سے شامل کرے۔ دوسرا فریق کہتا ہے۔ جس دیوار کی نیو کمزور ہوتی ہے وہ بہت جلد گر پڑتی ہے۔ اگر اردو کو مستحکم باشان بنانا ہو تو وہ علمی زبان بن کر ترقی کرے تو پہلے اس کو باقاعدہ بنالو اس کی ترقی کے ساتھ ہی ساتھ اس کے اصول مفروضہ کا تحفظ بھی لازم ہے۔ ورنہ اگر یہ تھوڑا تو ترقی رو رکنا۔ وہ بہت جلد تمام جنگلی اور پہاڑی زبانوں کی طرح نیست و نابود ہو جائے گی کیونکہ موجودہ زبانوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے واضعوں نے ایک ایک لفظ کو تحقیق اور تدقیق کے بعد اپنی زبان میں شامل کیا ہے۔ کہ جہاں تک اس لفظ کے بولنے والے ملیں سب کے ذہن میں اس لفظ کے وہی معنی ہوں جو وضع کئے گئے ہیں۔ اور اسی واسطے

اُن کی گرامر مکمل ہے کہ وہ اپنے محاورے اور اصطلاح کے لحاظ سے مستقل نہ ہوں۔ مصادر اور مشتقات کا صحیح استعمال ہو۔ اور اسی لئے ان کے بے شمار لغت مرتب کئے گئے ہیں۔ کہ اُن کا طریق استعمال خلاف معلوم ہونے پر نہ ہو۔ باوجود ان وسیع انتظامات کے ان علمی زبانوں نے کس قدر جلد اور وسیع ترقی کی۔ عربی زبان کے ماہرین نے تو کمال کیا ہے۔ چند کتابیں لغت کی ایسی بنائی ہیں جس میں تمام ثقیل الفاظ جمع کر دیئے۔ پھر ہر فن کے اصطلاحوں کی لغت الگ الگ ضخیم موجود ہیں تو پھر غضب ہے اردو نے کیا قصور کیا ہے کہ وہ اپنے اصول مفروضہ کی پیروی کے ساتھ ترقی نہ کرے گی اس بنیاد و خیال نے ہم کو اس تالیف پر مستعد کیا۔ یہ کتاب تمام اردو کے شعرا اور نثر کے لکھنے والوں اور فصیح اردو جاننے والوں کے لئے مفید ہے۔ اگر لوگ ہماری محنت کو قبول کی نظر سے دیکھیں گے اور قدر افزائی کریں گے تو انشاء اللہ ہم ایک مبسوط لغت کی کتاب جو ہمارے زیر تالیف ہے بہت جلد ملک میں پیش کر کے اردو کی خدمت سے سبکدوش ہوں گے۔ فقط

نیاز مند خواجہ محمد عبد الرؤف عشرت لکھنوی پریسیڈنٹ انجمن چشمۂ سخن ندوہ

ابتدا

پہلے ہم اُن الفاظ کا بیان کرتے ہیں جن کو ہم سے پہلے لوگ بعض الفاظ کو ثقیل اور بعض کو غیر فصیح سمجھ کر اپنے اپنے کلام سے خارج کرتے آئے ہیں۔ اور اُن کا ذکر اپنی تالیف میں کر چکے ہیں اُن میں سے بعض ایسے الفاظ کا ذکر کیا جاتا ہے جو اس موقع پر قابل ذکر اور مفید ہیں ۔

شیخ محمد جان شاد پیرو میر مرحوم جو تقلید زبان میں میر تقی مرحوم کے پیرو ہیں۔ اپنے دیوان سخن بے مثل کے دیباچہ میں لکھتے ہیں۔ اردو میں فارسی کے حروف روابط از۔ در۔ بر۔ او۔ نہ لکھو۔ الف ندا و ما قبل ماضی۔ واو وغیرہ اردو زبان کے خلاف ہیں۔ اُن کا استعمال ناجائز ہے۔ ترکیبی جملے ہیں جو نون غنہ آئے۔ بگلے۔ پیرہن۔ دو رویہ۔ عالیشان۔ عالی مکان۔ سخندان ان کو اعلان سے نہ بولو نہ نظم کرو۔ یہاں وہاں کیسے کو یاں۔ واں۔ کیجے بولنا اور نظم کرنا خلاف فصاحت ہے۔ الفاظ ٹھیٹھ ہندی نین۔ جگت۔ مت۔ سجن کا اردو میں استعمال کرنا زباندانی کے خلاف ہے ۔

میر ثنا علی لکھتے ہیں۔ کہ ہمارے استادوں نے اردو انشا پردازی کے متعلق چند ہدایتیں کی ہیں عبارت بے محاورہ نہ ہو۔ الفاظ نامربوط نہ ہوں۔ سلاست مع بلاغت ہو۔ تسلسل عبارت میں نقص نہ ہو

الحاد نہ ہو۔ بعد اضافت و واو عطف اعلان نون نہ ہو۔ مکان عالیشان۔ صاحب تحریر خوش
بیان۔ ان میں اعلان ناجائز ہے اور خلاف اردو ہے۔ ہندی فارسی کے لفظ ترکیب مضاف مضاف
الیہ نہ ہو۔ پہاڑ عظیم۔ شدت دھوپ ناجائز ہے۔ عربی فارسی کے لفظوں میں الف لام ترکیبی نہ ہو
حسب الفرمان غلط ہے۔ عبارت میں کلمات زوائد نہ ہوں۔ الغرض۔ القصہ۔ ماحاصل۔ غرضیکہ۔ خلاصہ
اینکہ۔ پس۔ حاصل کلام یہ سب زوائد میں شامل ہیں۔ بعض جملے غلط مستعمل ہیں۔ عرصہ بعید لقشۂ
ہندوستان۔ متلاشی روزگار۔ تمازت آفتاب۔ علالت مزاج۔ فرش مکلف۔ بعض الفاظ غیر مستعمل ہیں
امورات۔ خواتینان۔ لاامکان۔ طمانیت۔ مشتعل۔ مرغن۔ مطلا۔ کاغذات ان سے پرہیز کرنا چاہیے
بعض الفاظ مکروہ ہیں۔ ان کا اردو میں استعمال ناجائز ہے۔ لگوانا۔ ڈلوانا۔ مروانا۔ کھلوانا۔ پھروانا
بعض جملے مکروہ ہیں ان کا استعمال ناجائز ہے۔ مارنے لگے۔ مرنے لگے۔ جھڑنے لگے۔ جھڑوانے لگے
نکلوانے لگے۔ چلانے لگے۔ مروا گیا۔ توابع مہمل کا اردو میں لانا خلاف فصاحت ہے۔ خیمہ ویمہ
کھانا وانا۔ خرچ ورچ وغیرہ +

جناب کمال تحریر فرماتے ہیں۔ متروک وہ لفظ ہے جسے فصحائے اردو زبان حال غیر فصیح یا
غیر صحیح سمجھ کر یا کسی اور خاص وجہ سے نظم میں لانے سے اجتناب یا احتیاط کریں۔ لیکن ہمارے
نزدیک یہ قیاس متروک کے متعلق اس وقت تک صحیح تھا جب تک نثر انشاپردازی کی کوئی کتاب
نہ تھی۔ اب ہم نثر کے متروکات بھی لکھنا چاہتے ہیں۔ اس کو سوائے متروکات کے اور کیا کہیں +
غلط الفاظ تعنیا۔ قلفیہ۔ اصل میں تنتنہ۔ تھتیلہ ہے۔ آن کر۔ آن کے اب نہیں بولتے۔ آ کر کے
بولنا چاہیئے۔ آوے۔ پاوے۔ دھووے۔ رووے۔ سووے غلط ہیں۔ آئے۔ پائے۔ جائے
دھوئے۔ روئے۔ سوئے لکھنا چاہیئے۔ اس طرح سے کو۔ اس طرح لکھنا چاہیئے۔ اندھیارا۔ اندھیاری
غیر فصیح ہیں۔ اندھیرا۔ اندھیری بولنا چاہیئے۔ اٹھائیو۔ آئیو۔ جائیو وغیرہ غیر فصیح ہیں۔ اٹھاؤ۔ جاؤ۔
آؤ لکھنا چاہیئے۔ اُجیالا اب نہیں بولتے اُجالا مستعمل ہے۔ اس پاس۔ مجھ پاس۔ اس سوا۔
تم سوا۔ اب نہیں بولتے۔ اس کے پاس۔ تیرے پاس۔ اس کے سوا۔ تمہارے سوا بولنا چاہیئے
اس نے سمجھا۔ تم نے سمجھا۔ میں نے سمجھا۔ ہم نے سمجھا کے بدلے وہ سمجھا۔ تم سمجھے۔ میں سمجھا۔ ہم
سمجھے بولنا چاہیئے۔ کیونکہ سمجھنا فعل لازم ہے مگر اہل دلی اس کو متعدی بھی لکھتے ہیں د
آئے گھبیاو۔ آسے قریوہ کہنا چاہیئے۔ صرف گھبیلو۔ قریلو کہنا چاہیئے۔ بھانا پسند آنا کے معنی

...ہ بولنا چاہیئے۔ تاکہ۔ تر شکہ۔ تعجب کر۔ تجوکہ۔ گو کہ ان میں کاف بیانیہ لانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تختپن۔ تنک کو غیر فصیح سمجھ کر ترک کیا۔ بجائے اس کے ترپ۔ تنک بولتے ہیں۔ ترخ پر سے بیٹنے پرسے نہیں بولتے۔ ترخ سے۔ بیٹنے سے بولنا چاہیئے۔ تندا ہمیشہ کے معنی پر متروک ہے۔ تتو ناجائز ہے تو کہنا چاہیئے۔ تمست۔ تتوا۔ بجائے متروک ہیں۔ تن۔ مرگیا۔ کہا جائے بولنا چاہیئے۔ جمع غلط الفاظ۔ احبابوں۔ اشعاروں۔ اخباروں۔ اقساموں۔ عشاقوں۔ جواہرات۔ وجوہات غلط محض ہیں کیونکہ یہ الفاظ خود جمع ہیں پھر جمع کی جمع لانا ناجائز ہے۔ احباب۔ اشعار۔ اخبار۔ اقسام جواہر۔ وجوہ۔ عشاق۔ کہنا چاہیئے۔ آخر ش غلط ہے۔ آخر صحیح ہے۔ انتظاری غلط ہے۔ انتظار صحیح ہے۔ تے بیکس کے معنوں پر غلط ہے۔ تابعدار غلط ہے۔ تابع صحیح ہے۔ تلاش غلط ہے۔ تلاش صحیح ہے۔ خود رفتگی غلط ہے۔ از خود رفتگی صحیح ہے۔ دوکان غلط ہے دُکان صحیح ہے فی الواقعی غلط ہے۔ فی الواقع صحیح ہے ✦

بہار ہند کے مؤلف مرزا مچھو بیگ تماشق لکھتے ہیں، روزمرہ وہ ہے جس میں لفظ و جملہ مقرر کیا ہُوا نہ آئے۔ محاورے۔ اصطلاح مثل سے خالی ہو کسی قسم کی بناوٹ اور لفظی نہ ہو تشبیہات وغیرہ سے بری سادہ عبارت ہو۔ میر تقی کے شعر سے

ہمارے آگے ترا جب کسی نے نام لیا   دلِ ستم زدہ کو ہم نے تھام تھام لیا ✦

محاورہ الفاظ مقررہ کو کہتے ہیں جو قواعد صرف نحو اور روابط کے موافق ہوں یا نہ ہوں۔ واضع نے جس طرح وضع کر لیا ہو۔ مثال وہ بات کا دھنی ہے۔ چھکے چھوٹ گئے۔ اصطلاح اتفاق کرنا ایک قوم کا واسطے معین کرنے ایک لفظ کے اصل معنی کے خلاف۔ مثال وہ بڑا بہادر ہے کہیں اور مراد اس سے بزدلی ہو۔ ان کا طوطی بولتا ہے یعنی انکی شہرت ہے۔ ہر ایک قوم کی اصطلاح جداگانہ ہے ✦

مثل وہ جملے ہیں جو واضع نے کسی خاص موقع کے لئے وضع کر لئے ہوں اور وہ بطور مثال بولے جاتے ہوں مثال اونٹ کے گاؤں اونٹ آیا لوگوں نے جانا پرمیشر آیا۔ جہاں کہیں محاورہ اور مثل دونوں شامل ہو کر جملہ بنا ہو۔ اسے محاورہ بالمثل اور مثل بالاصطلاح کہیئے ✦

انجمن اصلاح سخن

کی طرف سے جو الفاظ "رسالہ گلچین" میں تحقیق ہو کر معہ دستخط ممبران کے چھپتے ہیں۔ ان میں سے چند الفاظ پیش کئے جاتے ہیں +

آفسر۔ سردار کے معنی پر مستند ہے اس کو اضافت کی ترکیب سے (افسر عالی مرتبت) لکھنا چاہیئے۔ فارسی میں افسر کے معنی تاج کے ہیں۔ غلطیہا مضامین میں یا تحتانی نہیں چاہیئے +

تعویذ لحد۔ لغایت فارس میں نہیں ہے۔ اس کا استعمال بہ ترکیب اضافی ناجائز ہے بغیر ترکیب لکھنا چاہیئے۔ مثال (لحد کا تعویذ)

رسانیت غلط ہے۔ رساں عوام کی زبان ہے۔ "آہستہ" صحیح ہے +

کمتی غلط ہے۔ عوام بولتے ہیں "کم" صحیح ہے +

سمیت غلط ہے۔ ساتھ فصیح ہے +

تقید غلط ہے۔ تاکید صحیح ہے +

ذرا فصیح ہے۔ ذری غیر فصیح +

ناسخ۔ مومن۔ آتش۔ غالب۔ ذوق۔ امیر۔ داغ۔ جلال اور ان کے معاصرین ثقات شعرا کی تقلید تمام ہندوستان کرتا ہے۔ اور آج تک مثال میں انہیں ثقات کا کلام پیش کیا جاتا ہے۔ حالانکہ اس سو برس کی مدت میں بہت سے الفاظ متروک ہو گئے۔ بہت سے محاورے بدل گئے۔ بہت سی اصطلاحوں نے دوسری صورت اختیار کر لی۔ بعض مثلیں اب نہیں استعمال ہوتی ہیں۔ ان کا ذکر بالتصریح کسی کتاب میں نہیں ہے۔ اس لئے ہم ردیف وار معہ مثال اساتذہ ایسے اشعار پیش کرکے موجودہ زبان کا فرق دکھاتے ہیں فقط +

نیاز مند خواجہ محمد عبد الرؤف عشرت لکھنوی پریسیڈنٹ انجمن چشمۂ سخن بدھ
ضلع گیا و سکرٹری انجمن اصلاح سخن لکھنؤ

باب الف

آوازکی — ناسخ دیوان دوم سے

سنسان ہے کیا بحر میں کاشانۂ ناسخ　　بولا نہ کوئی میں نے کئی بار کی آواز

ایسے موقع پر آواز دی استعمال کرنا چاہئے۔

اندھیاری — آتش دیوان اول سے

رُخ پر اس زلف کے چھٹنے سے ہوا دل کو یقین　　چاندنی سے ہے بڑا مرتبہ اندھیاری کا

ایسے موقع پر اندھیاری کا استعمال ترک ہوتا جاتا ہے۔ اندھیری صحیح ہے۔

اندر — آتش دیوان اول سے

کیا انتظارِ یار کی حالت بیاں کروں　　رہتی ہے جان آنکھوں کے اندر تمام رات

اندر کا استعمال اب ترک ہو گیا ہے۔ اس محل پر (میں) بولتے ہیں۔ اندر کا استعمال بعض موقع پر فصیح بھی ہے جیسے (اندر سے پان لے آؤ) (اندر ہی اندر غائب ہو گئے) (اندر آؤ باہر کیوں کھڑے ہو) یا عورتوں کا محاورہ (اندر والا نہیں مانتا) یعنی دل نہیں مانتا۔

افسوس — فانوس اور مانوس کے قافیہ میں۔ ناسخ سے

گل نہیں جز داغِ حسرت بوستانِ دہر میں　　طور ہر برگِ شجر بھی ہے کفِ افسوس کا

مطلع — کھل گیا ہے پیرہن میں جسم مجھ مایوس کا　　ایک عالم کو گماں ہے شمع اور فانوس کا

اب واو معروف کے ساتھ ترک ہے۔

اوپر — آتش دیوان اول سے

بے یار فرشِ گل میری آنکھوں میں خار تھا　　لوٹا کیا میں کانٹوں کے اوپر تمام رات

اوپر اب متروک ہے صرف "پر" کا استعمال فصیح ہے لیکن ایسے موقع پر (اوپر چلے آؤ) (اوپر دیکھو) (آواز نہیں جانے کی) (اوپر والا (چاند)) فصیح ہے صحیح ہے۔

المضاف — آتش دیوان اول سے

زہر پر بھی ہو گیا مجھ کو　　درد درماں سے المضاف کیا

المضاف بجائے المضاعف بالکل غلط ہے۔ احتراز چاہئے۔

آن سکے — مومن خاں سے

غیر عیادت سے بُرا مانتے   قتل کیا آن کے اچھا کیا

اب ترک ہے۔ آکے فصیح و صحیح ہے۔

آجاتے ہے۔ غالب سے

کبھی نیکی بھی اس کے جی میں گر آجائے ہے مجھ سے   جفائیں کر کے اپنی یاد شرما جائے ہے مجھ سے

ترک ہے۔ آجاتی ہے۔ شرما جاتی ہے فصیح و صحیح ہے۔

آسمان پھرنا۔ گلزار داغ سے

قاتل نے وقت ذبح لیا جب ہمارا کا نام   خنجر ہمارے حلق پہ آسمان پھر گیا

قابل احتیاط ہے (آسانی سے پھر گیا) مستعمل ہے۔

آفتاب تیز ہے۔ گلزار داغ سے

شام ہونے تو دو چلے جانا   ہے ابھی تیز آفتاب بہت

آفتاب کے لئے تیز بمعنی گرم قابل احتیاط ہے۔

آپی۔ گلزار داغ سے

بن ترا اپنی سے غرض کیا حسن عالم سوز کو   ہم نظر آپی چرا جاتے ہیں اکثر دیکھ کر

ایسے موقع پر آپ ہی فصیح ہے۔

اچکی ہوئی تقدیر۔ گلزار داغ سے

گر رسائی چاہتی ہے اور تو اپنا عروج   لے نقصان جا کسی چکی ہوئی تقدیر سے

اچکی ہوئی تقدیر دیکھا نہیں گیا۔

اک اشکال ہے۔ گلزار داغ سے

بد نصیبی کو نکلتا اس سے اک اشکال ہے   میرے ماتھے کی لکیریں کیوں بلا کا جال ہے

اس موقع پر ایک اشکال غیر صحیح ہے اور (لکیریں جال ہیں) کہنا چاہئے۔

اس طرح سے۔ آفتاب داغ سے

آئے بھی تو وہ منھ کو چھپائے ہوئے آ گئے   اس طرح سے آئے کہ نہ آئے مرے آگے

اس طرح سے اب متروک ہے (اس طرح) کہنا چاہئے۔

آشنا دن۔ امیر مرآۃ الغیب سے

نہ مجنوں ہے نہ وامق ہے نہ فرہاد   مرے سب آشناؤں نے قضا کی

گو شعرا نے دوستی کے معنی پر کثرت سے استعمال کیا ہے مگر بول چال میں عموماً اس کا اطلاق ناجائز تعلق کے بنا پر ہوتا ہے۔ اس لئے قابل احتیاط ہے ٭

اور فع کے وزن پر آمیر صنمخانۂ عشق سے

دل جو دیں ان سے تو ایجاب نہ کہہ دیا   اور روا رکھتے ہو پڑھے میں پھر آنا دل کا

ایسے موقع پر لوزن فع اب متروک ہے ٭

ایک مدت ہتکڑی پہنی ہے۔ ناسخ دیوان دوم سے

ہاتھ میں جو ہاتھ اس کا لیلیا اس جرم میں   ہتکڑی پہنی ہے میں نے ایک مدت ہاتھ میں

اب ایک مدت بغیر تک کے غیر فصیح ہے ٭

اس سوا۔ ناسخ دیوان دوم سے

مجھ کو چھوڑا تو چھوڑو غیر کو بھی   اس سوا اور التماس نہیں

اس سوا غیر فصیح ہے اب (اس کے سوا) بولنا صحیح ہے ٭

آ رہی۔ مومن سے

بندگی کام آ رہی آخر   میں نہ کہتا تھا کیوں سلام مرا

آ رہی غیر فصیح ہے۔ کام آئی کام آگئی صحیح ہے ٭

انکھڑیاں۔ جلال نظم نگارین سے

اپنی شوخ انکھڑیوں میں مجھ کو تو جا بنے دو   راہ پر آئیں جو یہ خانہ خراب آنے دو

انکھڑیاں اب بول چال میں نہیں ہیں ٭

اندر باہر لگے ہوئے ہیں۔ امیر مرأۃ الغیب سے

کیا حال دل سناؤں جا سوس اس پری کے   اندر لگے ہوئے ہیں باہر لگے ہوئے ہیں

ذم کا پہلو ہے احتیاط چاہئے ٭

آبادی۔ بمعنی بیاد۔ مرأۃ الغیب سے

بادہ خواروں کا نہ ملنے سے جدا عالم ہے   جھٹیاں ہو لی ہیں آبادی سے اکثر باہر

آبادی کی دی) کا تقطیع سے گرنا خلاف ہے ٭

اُس نے ہنس دیا۔ مومن ؎

دیکھ اشک لالہ گوں تعجب اسے ہنس دیا   دیکھا نہ میرے دیدۂ خوں بار کی طرف

غیر فصیح غیر صحیح ہے (اسے ہنسی آگئی) وہ ہنس دیا بولتے ہیں کیونکہ ہنس دینا مصدر لازم ہے۔

انگریزہ۔ ناسخ دیوان دوم ؎

دل ملک انگریز میں جینے سے تنگ ہے   رہنا بدن میں روح کو قید فرنگ ہے

انگریزہ بہ تشدید کاف غیر فصیح و غیر مستعمل ہے اور الف ممدودہ سے بھی غلط ہے انگریز بروزن رنگریز صحیح ہے

النگ۔ ناسخ ؎

آئینہ خانہ دل میں حیراں ہے کیا وسیع   سد سکندر ایک اسی کی النگ ہے

النگ غیر فصیح ہے (طرف) استعمال کرنا چاہئے۔

اندھیاریاں۔ آتش دیوان اول ؎

اے خط اس کے گورے گالوں پر یہ تو نے کیا کیا   چاندنی راتیں یکایک ہو گئیں اندھیاریاں

اندھیاری و اندھیاریاں غیر فصیح ہے۔

اُگلانا۔ آتش دیوان اول ؎

ہے یہ امید تو دُعا زلفِ سیاہ یار سے   گنج چھینے میرے اُگلائے دہانِ یار سے

اگلنا مصدر متعدی ہے اس کا متعدی المتعدی (اگلوانا) صحیح ہے اُگلانا غیر فصیح و غیر صحیح فقط

باب ب

بِن۔ غالب ؎

نظر میں کھٹکے ہے بِن تیرے گھر کی آبادی   ہمیشہ روتے ہیں ہم دیکھ کر در و دیوار

آتش دیوان اول ؎

دام میں لا کر کیا جب بِن چھُری اُس نے حلال   باغباں بھی ہو گیا عاشق مرے صیاد کا

ایسے موقع پر (بے) فصیح ہے (بن) متروک ہے۔

بل بے۔ ناسخ دیوان اول ؎

بل بے طول شب فرقت نہ ہوئی اپنی صبح   ہو گئی آہ مرے موئے سیہ فام سفید

گلزار داغ ؎

اللہ رے تری بیخبری بل بے تغافل — اب بھی تو نہ آیا کہ دم بازپسیں تھا

بل بے اب ترک ہے بل بے کے موقع پر اللہ رے کا استعمال بہ لحاظ موقع ہو سکتا ہے ۔

بھلا ۔ آفتاب داغ سے

مجال کس کی ہے اے ستمگر سنائے جو تجھ کو چار باتیں — بھلا کیا اعتبار تو نے ہزار منہ میں ہزار باتیں

بھلا متروک ہے ایسے موقع پر اچھا کہنا صحیح ہے ۔

برابر میں ۔ گلزار داغ سے

وحشت ایسی ہے کہ سائے سے بھی میں کہتا ہوں — آپ کیوں میرے برابر میں چلے آتے ہیں

برابر میں (میں) زائد ہے لیسے زوائد متروک اور غیر فصیح ہیں ۔

بھول پاس ۔ غالب سے

مسجد کے زیر سایہ خرابات چاہیئے — بھوں پاس آنکھ قبلۂ حاجات چاہیئے

بھوں پاس یا مثل اس کے غیر فصیح اور متروک ہے (پاس کے) ضرور کہنا چاہیئے ۔

بازار عشق میں سے ۔ آتش دیوان اول سے

دل مجھ سے کے بوسۂ لب لعلیں کیا خرید — بازار عشق میں سے یہ آکر لیا دیا

بازار عشق میں سے غیر فصیح ہے (سے) زائد اور خلاف ہے ۔

بخشے ہے ۔ غالب سے

بخشے ہے جلوۂ گل ذوق تماشا غالب — چشم کو چاہیئے ہر رنگ میں وا ہو جانا

مثل جاتے ہے آتے ہے وغیرہ کے غیر فصیح ہے ۔

بو کرنا ۔ مراۃ الغیب سے

میں بھی تو خاک راہ کسی گلبدن کی ہوں — سونگھیں تیرے ری مٹی کو بو کریں

بو کرنا بمعنی سونگھنا غیر فصیح اور غلط ہے ۔

بغل میں مار کے لیجانا ۔ آتش دیوان اول سے

دل کو بغل میں مار کے لے تو چلا ہے تو — کہتی ہے کیا نگاہ خریدار دیکھئے

مار کے لیجانا غیر فصیح اور متروک ہے لے دبا کے لیجانا فصیح ہے ۔

بہاریاں ۔ آتش دیوان اول سے

مشتاق بہت ہیں مرے کہنے کے پر داغ — یہ وقت ہی ایسا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا

ضمخانۂ عشق سے

جان آنکھوں سے دم تن سے نکلتے ہوئے دیکھا — پر دل سے نکلتے ہوئے ارماں نہیں دیکھا

پر کا استعمال (لیکن) کے معنوں پر اب فصحا نے ترک کر دیا ہے آخر میں داغ و جلال نے بھی ترک کر دیا تھا

پھلترا ۔ آتش سے

نوش ہے صرف کیے خون گنہگاران عشق — پھول سے رنگیں پھلترا ہے تری شمشیر کا

پھلترا متروک غیر فصیح ہے (تلوار کا پھل) بولتے ہیں ؞

پسینہ جھاڑنا ۔ ناسخ سے

پسینہ اپنے ماتھے کا نہیں جھاڑا ہے انگلی سے — یہ سب بے قدر نے توڑا ہے سارے تیرہ بختوں کو

پسینہ جھاڑنا اٹھنا نہیں گیا ۔ پسینہ پوچھنا بولتے ہیں ؞

پسارنا ۔ آتش مرحوم سے

گلگوں نظر سے اشک خونی اتارتے ہیں — گلچیں ہمارے آگے دامن پسارتے ہیں

پسارنا متروک ہے فصحا پھیلانا بولتے ہیں ؞

پرے ۔ غالب سے

نالہ جاتا ہے پرے عرش سے میرا اور اب — لب تک آتا ہے جو ایسا ہی رسا ہوتا ہے

پرے اب متروک ہے ؞

پہلو بحذف واو ۔ آتش دیوان اول سے

گر یہ بغل کو پہلو میں دل کی جگہ رکھا — یوسف سے بھی عزیز ہے ہم نے فزوں کیا

پہلو فارسی کا لفظ ہے ۔ اس کو حرف آخر (واو) کا گرانا جائز ہے ؞

پکارے ۔ مرآۃ الغیب سے

ہوں وہ کش جو کروں رخ در توبہ کی طرف — بہکے جاتے ہو پکارے دہن خم مجھ کو

پکارے بجائے (پکار کر کہنے کے) غیر فصیح ہے ؞

پر رکھے جاتا ہے ۔ ناسخ دیوان اول سے

نامۂ شرح خدائی یہ نہیں دستار میں — پر رکھے جاتا ہے مرغ نامہ بر سر خاب کا

پڑ رکھے جانا غیر فصیح ہے (رکھے ہوئے جانا ہے) کہنا چاہیئے ۔

پورے ۔ مومن سے

تجھ پینے کا بھی دیکھ لے اے آہ ٹھکانا ۔۔۔ کس پورے پہ لیتی ہے تو تاثیر دعا قرض

(پورے) غیر فصیح ہے (بھروسے پر) کہنا چاہیئے ۔

پچھلے پہرے آتش سے

روانہ ہوتا ہے پہلو سے پچھلے پہرے یار ۔۔۔ چراغ صبح سے کرتا ہوں بستر خاموش

(پہر) اسم زماں ہے اس میں ایک (ی) زیادہ کرکے استعمال کرنا بہتر نہیں ۔

پینے سے ۔ آتش دیوان اول سے

ہوتی ہے ذہن میں نشہ کے جولی ہر اچھل ۔۔۔ کیا ہجر میں شراب پینے سے ہو غم غلط

پینے سے غیر فصیح ہے (پینے سے) کہنا چاہیئے ۔

پیر بہ یائی معروف ۔ ناسخ دیوان دوم سے

ہم نمازوں میں جو تا دیر کھڑے رہتے ہیں ۔۔۔ سامنے یہ بت بے پیر کھڑے رہتے ہیں

پیر بیائے معروف مستعمل ہے اس کا قافیہ تیر کے ساتھ صحیح ہے (پیر) کے ساتھ متروک اور غیر فصیح ہے ۔

پیری بسقوط یاء ۔ ناسخ سے

سچ ہے فراق میں ہی قدر شب فراق ۔۔۔ آیا ہے یاد پیری میں عالم شباب کا

پیری کی (ی) کا تقطیع سے گرانا جائز نہیں ۔

پیر ۔ آفتاب داغ سے

کیوں دعوئی رقیب سراپا غلط نہ ہو ۔۔۔ جب اس کی بات کا کوئی سر ہو نہ پیر ہو

پیر متروک اور غیر فصیح ہے ۔ پاؤں فصیح و مستعمل ہے ۔

باب (ح)

حضور ۔ امیر مرآۃ الغیب سے

کیا حقیقت دو جہاں کی وسعت دل کے حضور ۔۔۔ لامکاں اک مختصر گوشہ ہے اس تعمیر کا

ناسخ دیوان اول سے

دل کیا ہیں میری آہ کے تاثیر کے حضور ۔۔۔ دم بھر میں کرتے قطرۂ خوں ہر شرار کو

حضور سامنے کی معنوں اردو میں مستعمل نہیں یہاں (سامنے) فصیح ہوتا ہے ۔

حوران آتش سے

تم نہیں کوئے بتاں میں جو نہیں جا خالی — باغ فردوس میں ہے پہلوئے حورا خالی

حورا حور کی جمع غیر فصیح مستحسن الترک (حور) مستعمل ہے ۔

باب (خ)

خوش بقافیہ غش فتح اول سے ۔ ناسخ سے

آج خلوت میں دل پر خروش ہے — ساقی سیم ساق مدہوش ہے

ہمسفر وہ ہے جس پہ جی غش ہے — دست غربت مقام آتش ہے

خوش کا قافیہ مدہوش کے ساتھ جائز نہیں ہے ۔

خونخواری سقوط یا سے ۔ ناسخ دیوان دوم سے

شب وصل میں بھی ہاتھ سے تلوار نہ چھوڑی — خونخواری کی عادت ہے جو لے یار نہ چھوڑی

فصحاء حال کے نزدیک فارسی (ی) کا تقطیع سے گرانا جائز نہیں ۔

خوشی پھرتے ہیں ۔ آتش دیوان دوم سے

بہار گلستاں کی ہے آمد آمد — خوشی پھرتے ہیں باغباں کیسے کیسے

(خوش خوش پھرتے ہیں) فصیح ہے ۔

خون جگر کھالیا ۔ مہتاب داغ سے

کھالیا ہم نے شب ہجر میں سب خون جگر — روز فرقت ہیں اب صاف گذر جائیگا

خون جگر کھا لینا نہیں بولتے (پی لینا) کہتے ہیں ۔

باب (دال)

دولت ۔ ذوق سے

نہ دیکھا کبھی کیسی کیا آفت جہاں میں تم نے تمہارے باعث — اور لگے کیا کیا غم والم ہم تمہاری دولت دیکھیں گے

ناسخ دیوان اول سے ۔

نقد جاں مانگے جو سائل کوئے جاناں کا تو دوں — ان دنوں میں عشق کی دولت بڑا حاتم ہوا

(دولت) یعنی وجہ سے اب (بدولت) بولتے ہیں ۔ آپ کی بدولت مجھ کو روپیہ مل گیا ۔ آپ کی بدولت

میرا کام ہو گیا (یعنی آپ کے سبب سے آپ کی وجہ سے میرا کام ہو گیا)

دینی مصدر کے معنی پر۔ ناسخ دیوان دوم سے

اگر دلبر چھوڑنے کی تجھے تعذیر دیتی ہے ۔۔۔ ہمارے ہاتھ بندھوا اپنے دروازے کے بازو سے

(تعذیر دینی) یعنی تعذیر دینا ہے یا روٹی کھانی مٹھائی لانی ہے اس طرح کے وہ تمام الفاظ جن کی مصدری علامت بدل کر مصدر کے معنی لئے جائیں۔ فصحاء حال کے نزدیک ناجائز ہے۔ روٹی کھانا تھی مٹھائی لانا تھی۔ تعذیر دینا تھی۔ بولنا چاہئے مگر دہلی کے فصحا اس کو جائز رکھتے ہیں +

دانت جھڑنا۔ ذوق سے

مارے گر سیلی وہ زلف پر عرق ۔۔۔ جھڑ پڑیں دنداں دہان مار سے

(جھڑ پڑیں دندان) شاید قدماء دہلی کا محاورہ ہو لیکن اب فصحا گر پڑیں) بولتے ہیں +

دھرنا۔ امیر ضمخانۂ عشق سے

دیر کی کیجئے انہیں خبر کہ گیا جہاں سے کوئی گذر ۔۔۔ اسی آرزو میں کٹی پہ میری لاش دھری رہی

ولہ

لگاتے ہیں جو شمر سے آئینہ کو دور دھرتے ہیں ۔۔۔ ستم دیکھو وہ اپنی چتونوں سے آپ ڈرتے ہیں

دھرنا متروک ہے (رکھنا) بولنا چاہئے +

وصول ونچنا غالب سے

وصول وچپا اس سراپا ناز کا شیوہ تھا ۔۔۔ ہم ہی کر بیٹھے تھے غالب پیش دستی ایک دن

دم ہو چکا۔ مہتاب داغ سے

بحر الفت سے نکالیں آشنا ۔۔۔ تھک گیا ہوں مجھ میں دم بس ہو چکا

دم ہو چکا غیر فصیح ہے (دم آچکا) کہنا چاہئے +

دون کی لینا۔ امیر مرآۃ الغیب سے

بس بس زبان روک لو اتنا نہ بڑھ چلو ۔۔۔ ہم چپ ہیں آپ دون کی سو بار لیجئے

دون کی لینا عامیانہ محاورہ غیر فصیح ہے +

(باب ذال)

ذری۔ ذوق سے

ہنگام بوسہ گرم جو وہ اک ذری ہوئے ۔۔۔ شکر تو تھے پسینے سے شکر تری ہوئے

ذری متروک ہے ذرا فصیح +

باب (ر)

رکھیو۔ غالب ؎

بزمِ شہنشاہ میں اشعار کا دفتر کھلا رکھیو یارب یہ درِ گنجینۂ گوہر کھلا

رکھیو۔ اٹھائیو۔ آیو۔ کہیو۔ چلیو۔ لیجیو۔ دیجیو سب متروک ہیں۔ ان کی جگہ پر رکھنا۔ اٹھانا۔ آنا کہنا۔ چلنا۔ لینا۔ دینا۔ بولے جاتے ہیں۔ کیونکہ مصدر کی علامت کو بدل کر مصدر کے معنی لینا جائز نہیں ہے +

باب (ز)

زور۔ ناسخ دیوان دوم ؎

خود ہنستے ہو اغیار سے ہنسواتے ہو ہم کو یہ زور ہنسی ہے کہ رلا جاتے ہو ہم کو

زور (خوب) کے معنی پر اب نہیں بولا جاتا (قوت) کے معنی پر مستعمل ہے۔ ایسے موقع پر خوب بولنا چاہیئے

زبان پھرنا۔ آفتاب داغ ؎

اس کے آگے زبان مشکل سے دہن نامہ بر میں پھرتی ہے

(زبان پھرنا) فصحاء حال نہیں بولتے (زبان کھلنا) بولتے ہیں اور یہی مستعمل ہے +

باب (س)

سان۔ ناسخ ؎

وہ ہوں عاشق کہ اگر قتل مجھے کر کے چلے سایہ سان روح بھی میری ہے جلاد کے ساتھ

سان متروک ہے۔ اس موقع پر (مانند) یا (طرح) بولتے ہیں +

سلاء۔ ناسخ ؎

ایسا خفا ہوا مرے نالوں سے اے جنون ظالم نے جاء چاک گریباں سلاء ہونٹ

سینا کی متعدی سلوانا ہے اس لیئے سلائے کی جگہ (سلوائے) کہنا چاہیئے +

سچ مچ۔ ناسخ ؎

کھینچ چلا آخر کو جذبِ حسن سے سچ مچ اے ناسخ تو اب مجذوب ہے

سچ مچ جھوٹ موٹ نام وام روٹی ووٹی تمام توابع مہمل فصحاء حال نے ترک کر دیئے ہیں +

سو - غالب سے

بھاگے تھے ہم بہت سو اسی کی سزا ہے یہ — ہو کر اسیر دابتے ہیں راہزن کے پاؤں

ناسخ سے

پلٹیا جو میرے غم میں وہ مستنیل ہو گئے — تھی یاسمن سفید سو ہے یاسمن کبود

سو متروک ہے، اس کی جگہ تو مستعمل ہے۔

سدا - مومن سے

دشمن مومن رہے ہے بت سدا — مجھ سے میرے نام نے یہ کیا کیا

سدا ہمیشہ کے معنی پر اب نہیں بولتے۔

سکھلانا - مومن سے

پھرتے ہیں سو سو شعلے دل میں بھی جی میں آئے ہیں — کوٹھے پہ دھوپ میں بیٹھے بال کھڑے سکھلاتے ہیں

سکھلانا عوام کا بنایا ہوا ہے۔ سکھانا خود متعدی ہے، اس کو فعل لازم سمجھ کر سکھلانا اس کا متعدی سمجھنا غلط ہے اس لئے (سکھاتے ہیں) کہنا چاہئے۔

سمجھا ہوں میں - ناسخ سے

دیکھ کر روز سیہ گرما میں یہ سمجھا ہوں میں — دھوپ کی شدت سے کان کا لا ہو گیا

(سمجھا ہوں میں) سے (سمجھتا ہوں میں) زیادہ فصیح ہے۔

سر پر سے - گلزار داغ سے

ہمسری تجھ سے کرے گر آسماں — صدقہ کر ڈالیں ترے سر پر سے ہم

سر پر سے غیر فصیح ہے (سر سے) فصیح ہے۔

سیہ بقافیہ کہہ و رہ - مہتاب داغ سے

وہ رشک حور شب کو کہیں جا کے رہ گیا — کوئی فرشتہ کان میں میرے یہ کہہ گیا

سائے سے جس کے داغ پڑے ہیں زمیں پہ — یہ کون آج گھر سے ترے رو سیہ گیا

سیہ کا قافیہ رہ اور کہہ کے ساتھ باندھنا خلاف فصاحت ہے۔

سند لیا - مہتاب داغ سے

سنکے وہ حال مرا غیر سے فرماتے ہیں — آئے ہیں آپ محبت کا سند لیا لیکر

سندیسا غیر فصیح ہے (پیغام) کہنا چاہئے۔

باب (ص)

صفا۔ آتش دیوان اول سے

صفا ہوا نہ ریاضت سے نفس امارہ   کوئی نجاست سگ کا ازالہ کیا کرتا

صفا صاف کی معنی پر اب استعمال نہیں کیا جاتا۔

باب (ط)

طرفدار۔ امیر صنمخانہ عشق سے

ہوا جب سے وہ گل طرفدار غیر   مرے حق میں کانٹے ہی بویا کیا

طرفدار غیر ترکیب فارسی یعنی جانب دار۔ طرفدار فارسی میں جانبدار کے معنی پر کہیں دیکھنے میں نہیں آیا۔ کیونکہ فارسی میں طرفدار بادشاہ کے معنی پر ہے۔ نظامی سے طرفدار نجم ترائی بگماں۔ لہذا اس کو فارسی سمجھ کر اضافت کیساتھ باندھنا اور جانبدار کے معنی لینا ناجائز ہے ہاں اردو میں لکھنا بغیر ترکیب اضافی کے صحیح ہے۔

باب (ع)

عرصہ۔ غالب سے

کرتا ہوں جمع پھر جگر لخت لخت کو   عرصہ ہوا ہے دعوت مژگاں کئے ہوئے

عرصہ بمعنی مدت آجکل بالعموم رائج جاری ہے مگر احتیاط لازم ہے کیونکہ عرصہ بمعنی میدان ہے۔

گلزار داغ سے

عرصہ حشر میں اللہ کرے گم مجھ کو   اور پھر ڈھونڈھتے گھبرائے ہوئے تم مجھ کو

باب (غ)

غشی۔ ذوق سے

نبضیں چھوٹی ہوئی غشی طاری   ایک فرقت ہزار بیماری

غشی بمعنی غش ناجائز ہے اس موقع پر (غش) بولنا چاہئے۔

باب (ک)

کون۔ آفتاب داغ سے

کون مدت سے ہے عادت مجھے تنہائی کی — پاس فردوس کے سنسان بیاباں ہوتا

کون اس محل پر غیر فصیح ہے (کتنی) مستعمل ہے۔ لیکن کون۔ داغ سے

کون آتا ہے تجھے وقت کسی پاس اے داغ — لوگ دیوانہ بتاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

اس محل پر مستعمل ہے ✦

کیجیے۔ گلزار داغ سے

غضب ہیں جان کیا کیجے بد از رنج فرقت کا — بدی سے کر نہیں سکتے خوشی سے ہو نہیں سکتا

کیجے متروک (کیجیے مستعمل ہے ✦)

کفارہ۔ آتش دیوان اول سے

رنگ زرد لب خشک مژہ خوں آلود — کشتۂ عشق ہیں ہم ہے یہ کفارا اپنا

(کفارہ) بتشدید (ف) صحیح ہے ✦

کیسے۔ امیر مراۃ الغیب سے

غضب ہے نسان دم مصیبت مجھے جو نسان سے جدائی — کو دیکھو حلق کر بیٹھے کیسے ہم ہیں گردش میں شگ ہو کر

(کیسے) کیونکہ کے معنی پر غیر فصیح ہے (کیسے درست نہیں ہے) لیکن کس طرح کی معنی پر بولا جاتا ہے (کیسے ہوا)

کی طرح سے۔ امیر مراۃ الغیب سے

ہوں بگولے کی طرح سے میں سراپا گردش — رات دن پاؤں بھی چکر میں ہیں سر کی صورت

(کی طرح سے) متروک ہے (سے) زائد ہے (کی طرح بولنا چاہیے ✦

کڑی کرنا۔ امیر مراۃ الغیب سے

کڑی اتنی نہ کر رسوا کریگی کیا قیامت میں — کہیں اے سخت جاں ہاتھ چھوٹا ہو نہ قاتل کا

(کڑی کرنا) ذم کا پہلو رکھتا ہے اور عامیانہ بولی ہے ✦

کھوج۔ ذوق سے

کہاں ڈھونڈے کوئی دل کو ہجوم داغ سوزاں میں — ملے کھوج ایک بیدل کا کیا گنج جراغاں میں

کھوج متروک (پتہ) صحیح اور فصیح ہے ✦

کیونکہ۔ مومن سے

کیونکہ امید وفا سے ہو تسلی دل کو — فکر ہے کہ وہ وعدے سے پشیمان ہوگا

کیونکہ متروک (کیونکر) مستعمل ہے (کیونکہ) بعض محل پر مستعمل ہے۔ یہ کلی بات صحیح نہیں ہے کیونکہ میں نے تحقیق کی

کام نکلتا ۔ مومن سے

کیوں کام طلب ہے مجھے آزار سے گردوں ناکام سے دیکھا ہے کبھی کام نکلتا

(کام نکلتا) غیر فصیح (کام نکلتے) مستعمل ہے لیکن کام نکلتا ایسے موقع پر مستعمل (ان سے کیا کام نکلتا)

کبھو بقافیہ گلو ۔ ذوق سے

کٹے ہے خنجر قاتل سے یہ گلو میرا کمی جو اس میں کٹے تو بچے لہو میرا

نظر جو آتا ہے اب تک فلک کا رنگ سیاہ پڑا تھا سایۂ بخت سیہ کبھو میرا

(کبھو) متروک ہے کبھی مستعمل ہے۔ اس کا قافیہ گلو کے ساتھ ناجائز ہے ؞

کسو ۔ ترک ہے (کسی) مستعمل ہے ؞

کٹانا ۔ آتش سے

کس خوشی سے وہ کر عاشق کٹاتے ہیں گلا نقش جب اترے جو ہر ہے تری شمشیر کا

(کٹاتے ہیں) غیر فصیح (کٹواتے ہیں) صحیح کیونکہ اس کا متعدی المتعدی کٹوانا ہے کٹانا نہیں ہے ؞

کور بواو معروف ۔ ذوق مرحوم سے

ازل سے یوں دل عاشق ہے نور کی قندیل کہ جیسے عرش خدائے غفور کی قندیل

سمجھتا قدر ہے ناقص کب اس غزل کی ذوق یہ روشن آج ہے کیوں پیش کور کی قندیل

(کور) میں واو معروف نہیں ہے واو مجہول ہے حال کے فصحا اس کا قافیہ نور و دور کے ساتھ ناجائز سمجھتے ہیں ؞

کھڑکاء کھجلاء ۔ ذوق سے

رخصت اے زندان جنون زنجیر در کھڑکاء ہے مژدہ خار دست پھر تلوار میرا کھجلاء ہے

(کھڑکاء کھجلاء) قدامت کے مضارع ہیں اس میں (ہے) لگا کر حال بنالیا کرتے تھے مگر اب فصحاء حال کھڑکتا ہے کھجاتا ہے ۔ جاتا ہے ۔ کھاتا ہے ۔ بجھاتا ہے ۔ پھر جاتا ہے بولتے ہیں ؞

کتابنوں ۔ ذوق سے

بات قسمت کی ہے کہ لکھتے ہیں خط وہ کن کن کتابنوں سے مجھے

(کتابنوں سے) متروک ہے اب (کتابوں سے) مستعمل ہے ؞

باب (گ)

گھورنا ۔ ناسخ دیوان دوم سے

ہم گھوریں گے ہی جائیں گے تو ہر چند خفا ہو   ملنے کی نہیں ایسی ہے اس وقت لڑی آنکھ

(گھورنا) کا استعمال اب فصحا میں کم ہے

گھائل بقافیہ دل ناسخ سے

موت ہے زندہ یک مجھے کوئے قاتل دور ہے   پاس آ پہنچا ہے رہزن اور منزل دور ہے
اضطراب دوری محبوب میں معذور ہوں   کیوں نہ تڑپے اس قدر قاتل سے گھائل دور ہے

(گھائل) بفتح یاء ہے (دل) کے ساتھ اس کا قافیہ ناجائز ہے ۔

باب (ل)

لُون ۔ ذوق سے

زخم دل پر مرے کیوں مرہم کا استعمال ہے   نمک گر مِلتا ہے تو کیا لون کا بھی کال ہے

ناسخ دیوان اول

گر سودہ الماس نہ تھا لون چھڑکتا   یہ ہر دم زخم کو قاتل سے گلا ہے

(لون) متروک ہے (نمک) مستعمل ہے ۔

باب (میم)

میں نے خواب کیا ۔ امیر مرآۃ الغیب سے

نماز پڑھ کے عشا کی جو میں نے خواب کیا   تو پچھلی رات کو دیکھا کہ کوئی شل سر تھا

(خواب کرنا) خلاف محاورہ ہے اصل میں خواب کردن کا ترجمہ ہے ۔ مگر فصحاء اردو میں خواب آنا اور سونا بولتے ہیں ۔ لہذا قابل ترک اور احتیاط ہے (میں سویا) یا (میں سو گیا) یا (مجھ کو خواب آ گیا) بولنا چاہئے (میں نے خواب کیا) بالکل غیر فصیح ہے ۔

مقدر نے رو دیا ۔ گلزار داغ سے

محبت نے کی جب مری دستگیری   مقدر نے رو رو دیا ہاتھ مل کر

رونا فعل لازم ہے اور فعل لازم کے ساتھ (نے) نہیں لاتے ۔ مقدر نے رو دیا کتنا غیر فصیح ہے اسطرح میں نے ہنس دیا ناجائز ہے ۔ مقدر رو دیا کہنا چاہئے (یعنی مقدر ہاتھ مل کر رو دیا) فصیح ہے ۔

مُوا ۔ امیر مرآۃ الغیب سے

مُوا کہ زندہ رہا نامہ بر نہیں معلوم   کچھ آج تک نہیں اس کی خبر نہیں معلوم

مومن سے

سم کھاتے تو دردِ دل زار کم ہُوا — بارے کچھ اس دوا سے تو آزار کم ہُوا

(ہُوا) متروک ہے (مرگیا) مستعمل ہے۔

میاں ۔ امیر صنمخانۂ عشق سے

مجھ کو گلیوں میں جو دیکھا چھیڑ کر کہنے لگے — کیوں میاں کیا ڈھونڈتے پھرتے ہو کیا جاتا رہا

آتش سے

دہن میں آپ کے البتہ مجھ کو حجت ہے — کمر کا بھید جو پوچھو میاں نہیں معلوم

(میاں) متروک ہے۔

مارے ۔ آتش سے

رشک کے مارے زمرد خاک میں مل جائیگا — جُندہ پر اس گوش کے فیروزہ ہیرا کھائیگا

مرتے ہیں رشک کے مارے ہیں پوار رقیب — شور کرتا ہے جو پازیب کا وانا شب وصل

رشک کے مارے مرتے ہیں یعنی (رشک کے سبب سے مرتے ہیں) یا تمہارے مارے ہم نہیں آتے یعنی تمہارے سبب سے (مارے) کے معنی (سبب) کے فصحا نہیں لیتے اب متروک ہے ہاں (مارے) کے معنی مارنے کے لئے جاتے ہیں جیسے جس کو شرط بدنا ہو "ہاتھ مارے" (مارے کوڑوں کے اڑا دوں گا) صحیح ہے۔

مچا لیجیو ۔ ناسخ دیوان دوم سے

شب فرقت میں مچا لیجیو غُل میری طرح — اے تو دن ہے شب وصل خدارا خاموش

مچا لیجیو متروک ہے (مچا لینا) صحیح ہے۔

مُندِ ۔ غالب سے

مُند گئیں کھولتے ہی کھولتے آنکھیں ہے ہے — خوب وقت آئے تم اس عاشق بیمار کے پاس

مُند گئیں متروک (بند ہو گئیں) مستعمل ہے۔

مت ۔ غالب سے

شرح اسباب گرفتاری خاطر مت پوچھ — اس قدر تنگ ہُوا دل کہ میں زنداں سمجھا

(مت) متروک ہے (نہ) مستعمل ہے لیکن مت (سمجھ) کے معنی پر مستعمل ہے (تمہاری مت ماری گئی)

مانگے ہیں ۔ غالب سے

چھوڑ کر جانا تن مجروح عاشق حیف ہے　　دل طلب کرتا ہے زخم اور مانگے ہیں اعضا نمک

مانگے ہیں۔ اب نہیں بولتے (مانگتے ہیں) کہتے ہیں۔ ہاں ایسے محل پر کہ "آپ نے دو روپے مانگے ہیں" "آپ سے دوشالے مانگے ہیں" ماضی قریب کے معنی پر بولتے ہیں لیکن یہ بھی غیر فصیح ہے "منگوائے ہیں" کہنا چاہئے۔ کیونکہ متعدی المتعدی ہے +

مرلینا۔ امیر صنمخانہ عشق سے

دتو ڑ شام سے اک دن شب فراق میں دم　　ابھی تو رات ہی ساری پڑی ہے مرلینا

مرلینا غیر فصیح مر جانا فصیح +

مطالع۔ آتش سے

لکھے ہیں سرگذشت دل کے مضمون سراسر میں　　تماشا قتل گہ کا ہے مطالع میرے دیوان کا

مطالعہ صحیح ہے +

مقنع بروزن ارفع۔ ناسخ دیوان اول سے

غرور اوج دو روزہ عبث ہے تجھ کو اے اسفل　　ہیں مثل ماہ گردوں تو مثل ماہ مقنع ہے

مقنع بہ تشدید بروزن ملمع صحیح ہے +

باب (نون)

نگھرا۔ امیر صنمخانہ عشق سے

دیکھوں اب خانہ خرابی مجھے لیجائے کہاں　　نگھرا کرکے تو میں نے سیدھارے گھر کو

نگھرا عورتوں کا محاورہ ہے مرد (بےگھر) بولتے ہیں +

نانگون۔ امیر صنمخانہ عشق سے

جو آتا ہے یہاں سے پھر اتن پر نہیں لاتا　　عدم بھی یا الٰہی کیا کوئی ناگموں کی بستی ہے

(نانگون) غیر فصیح ہے (ننگون) فصیح ہے +

نگر۔ ناسخ دیوان دوم سے

دل پہ ظاہر ہے حال ہر دل کا　　اس نگر میں کدھر کی ڈاک نہیں

نگر متروک ہے شہر مستعمل +

نہورانا۔ آتش دیوان اول سے

تواضع دشمن جاں کی زیادہ قتل کرتی ہے　　خم شمشیر معشوقوں کا نہوڑانا ہے گردن کا

نہوڑانا متروک (جھکانا) صحیح +

نہوڑے۔ آتش دیوان اول سے

حیف کی چاہیے نہوڑے نرم و چرب اسکی زبان　　پرورش پایا ہوا یہ آدمی ہے شیر کا

نہوڑے متروک (نہ ہوا) مستعمل ہے +

سے۔ آتش دیوان اول سے

مژگان یار تیر ہیں ابرو کمان ہے　　سے اس کمان کا شل اس تیر کا جواب

سے متروک ہے (نہ) مستعمل ہے +

نمط۔ ذوق سے

ہے قطع رہ عشق میں اے ذوق ادب ط　　یاں شمع نمط سر ہی کے بل جائے تو اچھا

(نمط) غیر فصیح (طرح) بولنا چاہیے (یاں) متروک (یہاں) مستعمل ہے (بل) غیر فصیح (بھل) مستعمل ہے

ناخن جگر کھودنے لگا۔ غالب سے

پھر جگر کھودنے لگا ناخن　　آمدِ فصل لالہ کاری ہے

(ناخن کا جگر کھودنا) اب محاورے میں داخل نہیں ہے (ناخن جگر چھیلنے لگا) بولا جاتا ہے

نزدیک وصل۔ امیر مرآۃ الغیب سے

نزدیک وصل دلربا دل کو تسلی ہے بجا　　لنگر سفینے کو ہوا پہنچا اگر ساحل کے پاس

(نزدیک وصل) جملہ غیر فصیح (ہنگام وصل) کہنا چاہیے +

ناپیدا۔ گلزار داغ سے

آفرینش سے مری کچھ اور تو مطلب نہ تھا　　مدعا یہ تھا کہ پیدا کر سکے ناپیدا کروں

ناپیدا غیر فصیح (ناپید) مستعمل ہے +

باب (واو)

وان۔ امیر صنمخانہ عشق سے

ہم چاہیں دل ملیں ملاتے نہیں ہیں آنکھ　　وان جام سے گریز یہاں ہے سبو پسند

وان کا استعمال اب فصحا نہیں کرتے (وہاں) مستعمل ہے مگر فصحاء وہی جائز رکھتے ہیں +

ویا۔ ناسخ دیوان دوم سے

بعد مدت سو گیا ہوں چین سے ۔۔۔ یہ جنازہ ہے ویا گہوارا ہے

(ویا) غیر فصیح (واو) زاید ہے صرف (یا) کہنا چاہیئے +

ولے۔ ناسخ دیوان دوم سے

ہوں تو دیوانہ ولے کہتا ہوں دانائی کی بات ۔۔۔ حلقۂ زنجیر بہتر حلقۂ احباب سے

(ولے) متروک (مگر) مستعمل +

وصلت۔ آتش دیوان اول سے

فراق انجام کار آغاز وصلت میں بلاشک ہے ۔۔۔ بہت دنیا میں روح و تن کو مشتاق ہم پایا

امیر مراۃ الغیب سے

ہوش اڑتے تھے اڑ گئے تھے خبر وصلت سے ۔۔۔ نیند کیوں اڑ گئی آنکھوں سے خبر کی صورت

(وصلت) میں (ت) زاید ہے اس سبب سے بعض فصحا نے ترک کر دیا۔ صرف (وصل) باندھتے ہیں +

ولیکن۔ ناسخ دیوان دوم سے

داغ فراق ہے شب فرقت میں جلوہ گر ۔۔۔ خورشید جلوہ گر ہے ولیکن سحر نہیں

(ولیکن) متروک (لیکن) مستعمل +

وو ہیں۔ ناسخ دیوان دوم سے

گئے جو کوہ کو سودائی زلف یار میں ہم ۔۔۔ تو وو ہیں مار سیہ بن کے یار غار آیا

(وو ہیں) متروک (وہیں) مستعمل ہے +

وو۔ گلزار داغ سے

نجانا جان کا ایسا کسی نے جلد کھو جانا ۔۔۔ تمہارا لو قدم چلنا یہاں پامال ہو جانا

اٹھائے غیر نے جو ناز بیجا اس کو وہ جانے ۔۔۔ مجھے بھی تم نے رہ سمجھا مجھے بھی تم نے وو جانا

غالب سے

کہتے ہو تم سب کہ بت غالیہ مو آئے ۔۔۔ یک مرتبہ گھبرا کے کہو کوئی کہ وو آئے

(وو) آئے متروک ہے ایسا قافیہ ناجائز ہے (وہ) صحیح ہے +

وو ہی۔ گلزار داغ سے

زہے ناکامی کہ جس میں ہیں بندھے باندھا خط شوق تھا ۔ وہی رخ نامہ بر کا دیکھ کر شہپر گرا

(دوہی) اب استعمال نہیں کرتے (وہی) کہتے ہیں ۔

باب (ی)

یاں ۔ غالب سے

محرم نہیں ہے تو ہی نوا ہائے راز کا ۔ یاں ورنہ جو حجاب ہے پردہ ہے ساز کا

امیر مرأۃ الغیب سے

جیسے جس چیز کی خواہش ملے اس جا ہم ہیں ۔ ڈھونڈھیے گر عاشق تو یاں معشوق کا پایا وہاں

آتش ۔ دیوان اول سے

وہ حد کم ظرف ہیں جو ایک ساغر میں بہکتے ہیں ۔ نہیں قطرہ بھی خالی ہنگام نوشا نوش میں یا

یاں نزد فصحائے لکھنؤ متروک اور غیر فصیح ہے لیکن فصحائے دہلی جائز رکھتے ہیں ۔

تمام شد

ضروری اطلاع

واضح ہو کہ اس نادر الوجود کتاب کا حق تصنیف بحق انجمن چشمۂ سخن ندرہ ضلع گیا محفوظ ہے ۔ لہذا کوئی صاحب بغیر باضابطہ انجمن مذکور قصد چھاپنے یا چھپوانے کا نہ کریں ورنہ نفع کے عوض نقصان اٹھانا ہوگا ۔ ہاں جس قدر جلدیں مطلوب ہوں (لائبریرین انجمن چشمۂ سخن ندرہ ضلع گیا) سے طلب کریں ۔ فقط

العبد

خواجہ محمد عبد الرؤف عشرت لکھنوی پریسیڈنٹ انجمن چشمۂ سخن ندرہ ضلع گیا (بہار)

پی ڈی ایف by
سید حسین احسن
فیس بک گروپ
کتابیں پڑھئے
03145951212
03448183736

دونوں کی ضد نے خاک میں ہم کو ملا دیا

اسی رنج کو دور کرنے کے لئے یہ انجمن قائم کی گئی ہے۔ جس میں ہندو مسلمان دونوں کو برابر کا حق دیا گیا ہے اور دونوں کے مشورہ سے کام کیا جائے گا۔ اور یہ کوشش کی جائے گی۔ کہ اردو ایک مشترکہ زبان بنی رہے۔

(ب) اصلاح زبان یعنی اردو زبان میں جو خرابیاں واقع ہوں۔ اُنہیں دور کرنا اور غیر مانوس اجنبی الفاظ و محاورات جو بلا ضرورت غیر زبان کے داخل ہو رہے ہیں۔ اُس سے بچنا اور فصیح و صحیح زبان کے رواج دینے کی کوشش کرنا۔

(ج) علمی یا شاعری استفسارات کا بلا معاوضہ جواب دینا۔

(د) قدیم کلام نظم و نثر کو ضائع ہونے سے بچانا اور جدید کو ترقی دینا۔

(ہ) اردو بھاشا کا ایک ایسا لغت مرتب کرنا جس میں سنسکرت الفاظ کی تحقیق اور مصادر کے مشتقات بھی درج ہوں۔ یعنی کون لفظ کس زبان سے آیا اور اصل کیا ہے۔

(و) اردو زبان و سنسکرت بھاشا، عربی اور فارسی کی قدیم و جدید کتابوں کا کتب خانہ قائم کرنا۔

(ی) اگر انجمن کا سرمایہ کافی ہو۔ تو اردو ادب کا ایک رسالہ جاری کرنا۔

(۶) ان مقاصد کے عمل میں لانے کے لئے حسب ذیل تدابیر کی جائیں گی۔

قواعد و ضوابط

(۱) السنہ مغربی و مشرقی سے ان کتابوں کا ترجمہ کرانا جو مفید عام ثابت ہوں اور تالیفات و تصنیفات کا سلسلہ قائم رکھنا۔

(۲) چھوٹی چھوٹی مفید عام کتابیں ممبران انجمن سے تالیف کرانا۔

(۳) السنہ مشرقی کی ایسی قلمی کتابوں کی حفاظت کرنا جو واقعی قابل قدر و نایاب اور مفید عام ہوں اور جن کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو۔ اور اگر کافی سرمایہ مہیا ہو جائے تو ان کو شائع کرا دینا

(۴) اگر کوئی صاحب اپنی کتاب کا حق تصنیف یا تالیف فروخت کرنا چاہیں اور بشرطیکہ وہ کتاب انجمن کی رائے میں مفید و عمدہ ثابت ہو۔ تو مناسب صلہ دیکر خرید کر لیا جائے اور صلہ کی دو صورتیں ہونگی (اول) انجمن نقد معاوضہ دے گی (دوم) کوئی نقد معاوضہ نہ دیگی۔ لیکن کتاب اپنے صرفہ سے شائع کرا دے گی۔ مگر دونوں حالتوں میں حق تصنیف انجمن کو حاصل ہوگا۔

(۵) انجمن کے لئے ایک ایسا سرمایہ مہیا کرنا جو اس کی ضرورت کے لئے کافی ہو۔

(۶) انجمن کے ارکان اس طرح ہوں گے۔

اول۔ جو صاحب مبلغ پانچ روپیہ ماہوار عنایت فرمائیں گے وہ مربّی کہلائیں گے۔

دوم۔ جو صاحب مبلغ دو روپے ماہوار عطا کرینگے۔ معاون کہے جاویں گے۔

سوم مبلغ ایک روپیہ ماہوار دینے والے اصحاب ممبر درجہ اول اور آٹھ آنے دینے والے اصحاب ممبر درجہ دوم ہونگے۔

علاوہ اس کے سکرٹری کو اختیار ہے کہ اُن نامور ارباب قلم و صاحبان علم و فن جن کو زمانہ مسلّم الثبوت اُستاد مان رہا ہے اور جن کی خدمت میں انجمن کی طرف سے کوئی کتاب بغرض رائے و مشورہ یا دیگر امور متعلق انجمن پیش کئے جائیں اور وہ اس پر اظہار رائے و مفید مشورہ دینے کی زحمت گوارا فرمائیں تو بلا معاوضہ ویسے مداخلہ فیس اعزازی ممبر قرار دیکر نام نامی ان کا درج رجسٹر کر دیا جائے۔

چہارم۔ سکرٹری انجمن یا ممبر کو مجاز نہ ہوگا۔ کہ بغیر اظہار رائے و مشورہ جملہ ممبران کسی قسم کی جدید کارروائی میں ہاتھ ڈالیں۔ یا کارروائی مجاریہ میں ترمیم و تنسیخ کریں۔

(۷) انجمن کے حساب کتاب ہر تیسرے مہینے اخباروں میں شائع کئے جائیں گے۔

(۸) انجمن کے متعلق جو رزولیوشن پاس ہوگا یا کارروائی مجاریہ میں ترمیم و تنسیخ کی جاویگی بذریعہ اخبار ملک کو آگاہ کرا دیا جائیگا۔

(۹) انجمن میں ہر ملت و مذہب کے لوگ ممبر بنائے جائیں گے۔

(۱۰) انجمن کا جملہ حساب کتاب اسسٹنٹ سکرٹری کے پاس رہیگا و انجمن کے متعلق کل خط و کتابت سکرٹری سے کی جائے گی۔ فقط

(لائبریرین)
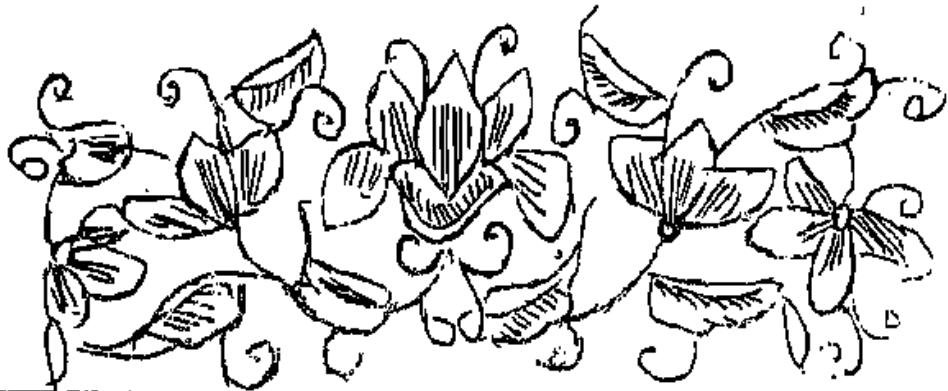
انجمن چشمۂ سخن اور پریس کی رائیں

مختصر نوٹ

آج کل اردو لٹریچر کی ترقی کی صدائیں ہر طرف سے بلند ہو رہی ہیں اس کے لئے جا بجا سوسائٹیاں انجمنیں قائم ہو رہی ہیں اور کوشش ہو رہی ہے کہ کسی صورت اس ہونہار زبان کو وسعت دی جائے۔ اس انجمن کے اجرا کی بھی یہی غائت ہے۔ جو نندا رکہ میں قائم ہوئی ہے۔ اس کے دستور العمل میں جو باتیں درج کی گئی ہیں۔ اگر وہ عملی صورت میں جلوہ گر ہوں گی۔ تو بیشک اردو علم ادب اس انجمن کے احسان سے کبھی سبکدوش نہ ہو سکے گا۔ گو انجمن کا دستور العمل بالکل مختصر ہے۔ لیکن اس کے مقاصد نہایت وسیع اور اعلیٰ ہیں بہی خواہان اردو کو منشی جگیشر پرشاد صاحب خلش سکرٹری سے خط کتابت کرنی چاہیئے غالباً صاحب موصوف دستور العمل مفت روانہ کرتے ہیں + فقط (تاج حیدرآباد جون ۱۹۱۴ء)

اس انجمن کا دستور العمل ہمیں برائے ریویو آیا ہے انجمن کا مقصد اولین اردو زبان کی حمائت ہے۔ سکرٹری منشی جگیشر پرشاد صاحب خلش ہیں جنہوں نے رسالہ بزم سخن بھی جاری کیا ہے۔ مستند شعراء وقت اس انجمن کے ممبر ہیں۔ اور بھی سب بہی خواہان زبان کو ممبر ہو جانا چاہیئے۔ خدا کرے یہ انجمن اپنے مقاصد و اغراض کی تکمیل بوجہ احسن پوری کر سکے + فقط (ظریف لاہور جولائی ۱۹۱۴ء)

نندا رکہ ضلع گیا میں ایک علمی انجمن قائم ہوئی ہے جس کے سکرٹری حضرت خلش ندروی ہیں۔ اس کے اغراض و مقاصد نہایت اعلیٰ ہیں۔ اس لئے ہم نہایت زور سے سفارش کرتے ہیں۔ کہ اہل علم اس کے ممبر بنیں۔ اور ہمہ تن اس کے ترقی دینے میں ساعی رہیں + فقط (فانوس خیال پٹھان کوٹ)

شبو شنبھو (لاہور)
علمی، عقلی، ادبیات کا مرکب معجون،
ادبی و ملکی مضامین کا گلدستہ، پُر لطف تاریخی
معلومات کا نادر گنجینہ، قصہ و کہانیوں کا بیش بہا
خزینہ، نظم و نثر کی خوبیوں سے آراستہ، فصاحت
و بلاغت کے زیور سے پیراستہ،
صرف ایک ہمارا مشہور و معروف رسالہ
شبو شنبھو
لاہور ہے جو ہر مہینہ ۱۰۰ صفحات کے حجم میں شایع ہو کر باعث
تفریح ارباب سخن ہوتا ہے قیمت سالانہ صرف ۳ سالانہ
اور فی پرچہ ۳ ہے۔ اسکے دلچسپ بنانے میں پچاس سے
زیادہ مشہور اہل قلم اور نامی گرامی انشا پرداز مصروف ہیں تمام
نثر آور دہ اخبارات کی رائے میں ایسا چٹپٹا ایسا مفید اور
اس قدر بڑا رسالہ اس قیمت کا اُردو میں ایک بھی نہیں ہے اور
یہی وجہ ہے کہ اس کو لوگ اس قدر پسند کرتے ہیں اور اس کی
اشاعت روز بروز روبہ ترقی ہے اس میں ہر مہینہ شبو شنبھو
کا چٹھا۔ قدیم بادشاہوں کے سبق آموز فرامین
راجپوت پرتاپ۔ راجپوتنیوں کے کرتب، پہیلیاں
کے ہٹ۔ ہندی شاعری کی خوبیاں، ایک دو نئے
جملہ حقوق محفوظ
واہ رے میں
دلچسپ دلکش دلپسند دلاویز دل خوش کن دلفریب انوکھی طرز کا ناول
از منشی گوری شنکر لال اختر
ایڈیٹر رسالہ شبو شنبھو لاہور
و رئیس زادہ کشتی ضلع سلطان پور اودھ
کہنے کو گو بندش تحریر ہے | دل کے جذبوں کی مگر تصویر ہے
واہ کیا ہیں واہ کیسی واہ ہیں | غم غلط کرنے کی یہ تدبیر ہے
مرکزی صورت پہ سو سو لعنتیں | زندہ دل کیواسطے اکسیر ہے
غم کے پنجوں سے چھڑا دیتا ہے گر | عیش کے ملفوظ کی یہ تحریر ہے
دیکھو اختر سے خوش ہنسنے کے گر
کیونکہ وہ زندہ دلوں کا پیر ہے
ضخامت ۱۴۴ صفحہ۔ قیمت ۸ ر
المشتہر
مینیجر شبو شنبھو لاہور
واہ رے میں بڑھیا ناول ہے۔ اس کے ایک باب
میں چنڈال چوکڑی کے نام سے کئی ہنسانے والے قصے
بھی آئے ہیں۔ کتاب ضخیم ہو گئی۔ مزے مزے کی باتیں اور
تفریح و مذاق کی گھاتیں ہیں۔ اُمید سے زیادہ ہاتھوں ہاتھ
فروخت ہوتا ہے۔ جلد آرڈر بھیجیں۔ ورنہ دوسرے
ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا +
المشتہر مینیجر شبو شنبھو لاہور
اور تازہ بتازہ قصے۔ ایک پھڑکتا ہوا چھوٹا ناول۔ اور متعدد نظموں کا مجموعہ ہنسی مذاق کے سبق آموز دلچسپ
یہ سب تو ضرور ہی رہتے ہیں۔ ہر مہینے کم سے کم ۲۵ اور زیادہ سے زیادہ ۴۰ مختلف مضامین ہوتے ہیں مزہ یہ کہ سب
مختلف النوع دلچسپ اور معنی خیز ہوتے ہیں ممکن نہیں کہ پہلے صفحہ سے شروع کر کے آخیر صفحہ تک پڑھے بغیر کوئی رہ سکے +
آپ بھی اس کو خریدیئے۔ دوستوں کو بھی خریدنے کی سفارش کیجئے۔ اس سے بہتر اب اُردو میں کوئی بھی رسالہ نہیں ہے +
المشتہر۔ گوری شنکر لال اختر ایڈیٹر شبو شنبھو ساڈھو سٹریٹ لاہور